UNIVERSAL LIBRARY
OU_226095
UNIVERSAL LIBRARY

تنقیح ۱۹۶۹

محمد بشیر الدین
MD. BASHEER UDDIN. P.

تنقیح ۱۹

۳۴۳ ص ۶

Checked 1965

1952

من نمی گویم کہ آن کن یا بفکر سود باش
ای ز غفلت بے خبر در ہر چہ باشی زود باش

رفتار زمانہ

بجائے اسکے کہ میں کوئی بھڑکتا ہوا ناول لکھتا پبلک کے آگے یہ تحفہ پیش کرتا ہوں

رفتار زمانہ اب اس رنگ میں ہے کوشش اختیار کیجئے اور فائدہ اٹھائیے

یہ ہر روز دنیا میں ہے عمل کیجئے تو فائدہ کی چیز ہے ورنہ ردی

میری محنت جبھی ٹھکانے لگیگی کہ آپ لوگ

نفع اٹھائیں ورنہ …

Checked 1975

مصنفہ

محمد بشیر الدین وکیل لکھنوی

در مطبع جلالی واقع گوری گنج بنارس طبع شد

بار اول ۵۰۰ قیمت فی جلد ۳۰ مجلد

هُوَ الغَنِی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

تمہید

غفلت کا دور خواب سحر کا عمل گیا	اے سونے والو چونکو زمانہ بدل گیا

پچھلا زمانہ گذر گیا اور پرانے خیالات بھی مٹ چلے اگلی تعلیم مفقود ہو چلی اور زمانۂ سابق کی ترقی کی شمع گل ہوگئی اُس زمانہ مین زیادہ تر انسان قناعت سے کام لیا کرتے تھے اور ایک حد تک وہ قناعت بھی ٹھیک تھی مجہول سے مجہول انسان اپنی بسر اچھی طرح کرلیا کرتے تھے اسکا سبب یہہ تھا کہ باہمی روزانہ کی خانہ جنگیون سے انسانی تعداد مین کمی تھی اِسکا موازنہ گذشتہ اور موجودہ مردم شماری سے اچھی طرح ہوسکتا ہے۔ دوم غلہ ارزان تھا میرے بچپنے مین گیہون (۳۰) سیر کے ملتے تھے اور اب ۲۰ سیر کے ملنا دشوار بین تجارت نے ترقی کی غلہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو جانے لگا جب یہ نہ تھا (موجودہ وسائل جس سے غلہ باہر جاتا ہے اور اِسی ہند کے ہر حصہ مین قریب

ایک سان نرخ سے نہ تھی) جہان ایک مقام پر ارزانی تھی اوسکی غیر مزروع مقامات پر
قحط ہمیشہ جما رہتا تھا انسانی طبقات اور درجے معین تھے ہر انسان فلاح مین نہ تھا
سکون قلب اور قناعت کا اصلی سبب یہ بھی تھا کہ انسانی ضروریات کم تھین آمدنی
اگر کم تھی تو خرچ بھی کم تھا۔ ہر علم و فن کے کامل موجود تھے اور ہر شخص ایک فن کو تکمیل کے
ساتھ حاصل کیا کرتا تھا۔ یہ سب اب کیون نہین ہو سکتا ضروریات انسانی بڑھ گئے۔

ایک متوسط آمدنی کا شخص اس طرح بسر کرتا تھا کہ مکان مین دری پر سفید چاندنی بچھی ہوئی
جسکو دھوبی ہر ہفتہ مین دھو کر صاف کر دیا کرتا تھا۔ رات کو بتی سے شمعدان پر جو پشتہا
پشت تک چلتا تھا تیل سی بتی ڈالکر چراغ روشن کر دیا جاتا تھا لباس بھی سادہ تھا
اور ایک وضع مین ہر شخص دکھائی دیتا تھا استعمال کے ظروف تانبہ پیتل کے تھے
جنکے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہی نہ تھا اب روپیہ صرف ہو تو کاہے مین ہو بے فکری سے
بسر کیا کرتے تھے موجودہ زمانہ مین ولایتی کپڑے اور ہر قسم کا سامان اس کثرت سے اور
ایسی ارزانی سے آنے لگا جسکی خوبصورتی نفاست ارزانی نے ہر شخص کے خیالات کو
دفعتاً پلٹ دیا اب کسی دسترخوان پر تانبہ کی رکابیان آپ نہین دکھلا سکتے۔ کسی شخص کو
سادے لباس مین آپ دیکھین گے یہ انقلاب زمانہ کا اثر ہے اب یہ شکایت کہ ہند مفلس
ہوتا جاتا ہے فضول ہے۔ بغیر فرنیچر کے آپ کسی کمرہ مین بیٹھ نہین سکتے پہلے ایک کمرہ مین
سب احتیاج رفع کرتے تھے اب آپ کو چھ کمرے ہون تو ضروریات پوری ہو سکین
پہلے دس روپیہ مین جس آب و تاب سے زندگی بسر کرتے تھے اب پانسو مین نہین کر سکتے۔
اس امر مین تو آپنے یوروپین صاحبون کا خاکہ خوب ہی اوتارا مگر روپیہ پیدا کرنے مین
آپ اوسی پچھلے رنگ پر ہین خود سے جاکر مچھلی کی طرح جال مین پھنس گئے اب سر پہ ہاتھ
پیر مارنے سے کیا ہوتا ہے پہلے شکار کھیلتے تھے اب خود شکار بنے ہوئے ہین اور
اسکے ساتھ ہی واویلا وامصیبتا کا شور کر رہے ہین یہ آخر کیون کس نے آپ پر جبر کیا کہ ضرور یا

بڑھا دیجئے اور اپنی آمدنی نہ بڑھائیے۔ بیشک زمانہ حال کی طرز روش نے مجبور کر دیا اور ایک دوسرے کو دیکھ کر فیشن ایبل بننے کے شوق مین یہ حال ہو گیا ؎

ہر کس از دست غیر نالہ کند | سعدی از دست خویشتن فریاد

انگریزی فیشن اختیار کرنے والون کو چھوڑ دیئے اب جو اشخاص سیدھا سادا لباس پہنتے ہین وہ بھی تو اس سے بچے نہین ہین ایک سال کا اگر حساب لگائیں تو دس پندرہ روپیہ کے چینی کے ظروف پانچ سات روپیہ کے لیمپ پچیس تیس کی اور اشیاء ولایتی خریدتے ہین اور ضائع کر ڈالتے ہین سو روپیہ سال کا ایک خرچ ہے جو کسی حساب مین نہین۔ مین اگر ان فضول اخراجات کو لکھنے بیٹھون اور وضاحت سے بیان کرون تو پچاس جزو سیاہ ہونگے۔

(نوٹ) آپ لوگ خود غور فرما سکتے ہین اور اپنی سالانہ حساب سے اگر ترتیب رکھتے ہون تو چھانٹ کر اپنی فضول خرچی پر خود گہری نظر ڈالئے۔ مصارف کا یہ حال و آمدنی کی یہ کیفیت کہ بی اے پاس پچاس روپیہ کی نوکری کیواسطے مارے مارے پھرتے ہین۔ اور اپنا عزیز وقت پیاری عمر اسمین ضائع کر رہے ہین اور ہر ناکامی پر قسمت کا گلہ **بقول** قسمت سے سب گلا ہے کسی سے گلا نہین - اس مقام پر شاہجہان بی اے کی سچی اور مختصر لائف لکھنا غالبًا مفید ہو گی۔

بنارس۔ جسکی آبادی آٹھ لاکھ کے قریب ہے سیٹھ ساہوکارون کے علاوہ والیان ریاست اکثر آیا کرتے ہین اور مذہبًا متبرک مقام ہے ہزارون اور لاکھون روپیہ خیرات ہو جاتے ہین مگر اس خیرات کے لینے والے بھی متمول پنڈے ہین جس شہر مین آئے دن میلہ رہتا ہے سب چھوڑ دیجئے تو ایک بڑھوا منگل کے میلہ مین جو ہولی کے بعد ہی پہلے یا دوسرے منگل کو ہوا کرتا ہے تین چار روز مین سات آٹھ لاکھ روپیہ امراء روسا خوش باش تک مجموعی طور پر صرف کیا کرتے ہین۔ یہ کسی خیراتی یا رفاہ عام مین صرف نہین ہوتا بلکہ ناچ

رنگ آرائش نشستون کے کرایہ اور فضولیات مین صرف ہوتا ہے - اسکے علاوہ مذہبی تاریخین
جو پرستش گاہون مین جاکر امور مذہبی کے ادا کرنے کیواسطے مقرر ہین نمائش فضول خرچی
کے پیرایہ مین ظاہر ہوا کرتے ہین - روزانہ دال کی منڈی مین جو فاحشہ عورتون کا محلہ ہی
بڑی بڑی جمز رس جو سودی روپیہ غریبون سے لیکر جمع کرتے ہین اور جن کو ایک پائی
سود معاف کرنا جبر ہوتا ہے ہزارون روپیہ جاکر بڑی دریا دلی سے اس خود غرض نا آشنا
طوطا چشم فرقہ کے نذر کر آتے ہین مین اس شہر کے اچھے برے حالات لکھونگا اور
ضرور لکھونگا شاید میری اس جان کہپی کا نتیجہ نکلے - اور ہمارے ہندو مسلمان
بھائی اپنی حالت سنبھالین -
شاما چرن قوم کے کھتری متوسط حیثیت کے آدمی تھے ان کی شادی بچپنے مین ہوگئی تہی
ادہر انھون نے بی اے پاس کیا اور انکے باپ ہیضہ مین مرگئے - اب اُنکی مان اور
بیوی اور پانچ سال کی چھوٹی بہن رہ گئی - صاحب کمشنر بہادر نے امیدوار کیا تین چار
سال امیدواری کی مان اور بیوی کا زیور کل بیچ کر کھا گئے سفاید پوش مکان رہن ہوگیا
فاقہ کی نوبت پہونچی پہننے کے کپڑے تک نہ رہے اب یہ حال ہوا کہ دو دو فاقہ ہوجاتین
شاما چرن کی مان تو برداشت کرجاتین مگر شاما چرن جسکو کچہری جانا پڑتا تھا حالت فاقہ
کشی مین دو تین میل کا راستہ طے کرنا بہت مشکل ہوتا تھا ان کی بیوی اور بہن کمسن تہین
غشی پر غشی آئے مگر چارہ کیا تہا قرض خواہون کا نرغہ دو پیسے کوئی قرض دینے والا نہین
اصل یہ ہے کہ دنیا اور زمانہ کسی کی مدد نہین کرتی جبتک وہ خود اپنی مدد نہ کرے موت
کی تمنا ایسے وقت مین انسان کیا کرتا ہے مگر منہ مانگی موت بھی نہین آتی اس مدت
امیدواری مین کئی قائم مقامیان کین اور پھر الگ ہوگئے امیدین چند ہین اور ٹوٹ
گئین - یہ کمشنری کی کچہری مین جیت گنج کے پچھلے سڑک سے برنا کے پل پر سے ہوکر جایا کرتے
تھے اور تین چار سال سے برابر دیکھتے تھے کہ ایک بدھا برنا ندی کے پل کے کنارے

اردلی بازار کی طرف بھونے ہوئے چنے کا خوانچہ لئے بیٹھا رہتا تھا پانچ بجے شاماچرن کچہری سے واپس آرہے تھے یہ تیسرا دن انکا اور گھر بھر کے فاقہ کا تھا تھوڑی دور چلکر اس چنے والے بڈھے کے پاس بیٹھ گئے۔

بڈھا۔ آج تمہارا چہرہ اوترا ہوا ہے اور ضعف معلوم ہوتا ہے کیا تم بیمار ہو

شاماچرن۔ نہیں۔

بڈھا۔ کچھ کوئی خدمت ملی۔

شاماچرن۔ قایمقامیان کئی ملین مگر مستقل خدمت ابتک نہ ملی۔

بڈھا۔ تو تمہاری بسر کسطرح ہوتی ہے۔

شاماچرن۔ کس طرح بیان کرون۔

بڈھا۔ تم اپنے گھر مین کے (پرانی) یعنی کتنے آدمی ہو۔

شاماچرن۔ ایک مین ایک ماں ایک چھوٹی بہن ایک بیوی چار آدمی ہین۔

بڈھا۔ تم کب تک امیدواری کروگے محنت مزدوری کرو تمہاری صورت دیکھکر جی کڑھتا ہے

شاماچرن کے آنسو جاری ہوگئے اور ہمدردی کے الفاظ نے اسکی دلبری اثر کیا جو ایک مصیبت زدہ کو ہمدرد ملجانے پر ہوا کرتا ہے (محنت تو بہت کرتا ہون اب مزدوری بھی کرونگا)

بڈھا۔ ہے رام رام تم روکیون رہے ہو تمہارا ایسا سندر بدن کیسا ہوگیا ہے تمہارے پتا جب سے مرے ہین مین تمکو دن بدن خراب دیکھ رہا ہون۔

شاماچرن۔ قسمت کا پھیر ہے۔ جو تدبیر کرتا ہون پٹ پڑتی ہے ہرطرح ناکامی ناامیدی و یاس اب تو یا بابا جی دھرتی پھٹ جاے اور ہم چارون سما جائین تو اچھا ہے رونے لگا۔

بڈھا۔ تھوڑی دیر چپ رہا کہ دل کی بھڑاس نکل جاے جب جی بھر کر شاماچرن رو چکا تو

بڈھا بولا لے اب منہ دہو ڈالو اس لوٹے مین جل ہے شاماچرن نے منہ دھویا اور اچکن کے پہنے ہوے دامن سے منہ پوچھا اور چلنے کا قصد کیا۔

بڈھا۔ سنو مین بہین پر پچیس سال سے چنے بیچنے کا روزگار کرتا ہون پرمیشر کی دیا سے گہر بھر کی روٹی اسی پر چلتی ہے لڑکے بالون کی شادی بھی اسی مین کی۔

شاماچرن کے دل پر بجلی کی طرح اثر ہوا اور اوسکے خیالات نے دفعتاً پلٹا کھایا (کیا ہم بھی اس روزگار کو کر سکتے ہین)۔

بڈھا کہتا ہوا۔ ادر کے بہنے چنے لو صاف کرکے ذرا سا چکنا ملا کر مل ڈالو اور نمک مرچ ملا کر ایک پیسہ مین ایک (دونا) یعنی ایک پتے پر رکھکر خریدار کو دیدو۔ آٹھ آنہ روز پیدا کروگے دو آنے کے یہہ چنے لو اور چہہ آنے مین سب کی روٹی چلاؤ۔ شاماچرن دل مین دو آنے اسوقت ملنا ہی تو مشکل ہین تیسرا فاقہ ہے بڈھے سے بآواز تو لاؤ مین یہہ تمہارے چنے سب بیچ لادون۔

بڈھا خندہ پیشانی سے آج خوانچہ بھر کر چنے بنائے تھے کم بکے بہت رہ گئے (خوانچہ لو بھگوان دیا کریگا)

شاماچرن نے تمامی خیالات دل سے دور کئے اور امید بڑنے پر قوت سی آگئی۔ خوانچہ لیکر کچہری پہونچا۔ اوسکے دوست آشنا کچہری کے اہلکار اہلمد وکلا و مختار سب کو تعجب ہوا مگر اس نے کچہ پروا نہ کی جو استعجاباً پوچھتا شاماچرن یہی جواب دیتا کہ اب نوکری نہین کرونگا ہاتھون ہاتھ دم بھر مین سب چنے بک گئے اور ایک روپیہ کے پیسے و خالی خوانچہ ڈیڑھ گھنٹہ مین بڈھے کے پاس لے آیا بڈھے نے آٹھ آنے پیسے شاماچرن کو دے اور آٹھ آنے خود لئے شاماچرن پیسون کو لیکر بڑی خوشی خوشی مکان کی طرف چلا اور دل ہی دل مین خوش ہوتا آتا تھا اب بھی ویسا ہی بھوکھا تھا مگر دل قوی تھا گھر مین پہونچکر مان سے کل قصہ بیان کیا اول تو مان خوب روئی مگر چونکہ زمانہ کے

ہاتھ سے تنگ آ چکی تھی اُسنے بھی اِس رائے سے اتفاق کیا۔

اب شاما چرن روز صبح ہولی اور خوانچہ بھنے ہوئے چنے کا لئے ہوئے سید ہا کچہری پہونچا بلا ضرورت بھی لوگ لے لیا کرتے تھے محض اس خیال سے کہ ایک شریف مصیبت زدہ کو فائدہ ہو

ایک ہی مہینہ مین اس چھوٹی سی تجارت مین یہ ترقی ہوئی کہ چنے دال موٹھ پھلکی بری ہر قسم کی چیزین دو نوکرون کے سر پر اور شاما چرن آواز لگا رہے ہین اب اُنکو دو روپیہ روز بچنے لگے مگر آدمی تھا خوش چلن مصیبت اوٹھائے ہوئے اسنے پہلے قرض ادا کیا مکان کا فک رہن کرایا اوسکے بعد کچھ پس انداز کرنے لگا دو سال کی محنت مین کچھ سرمایہ جمع ہو گیا کپڑے کی دوکان رکھی پانچ سال کے بعد اس واقعہ کے اپنی چھوٹی بہن کی شادی مین پانسو روپیہ صرف کئے۔ اب دس سال بعد ہزارون کا بیوپار کرنے لگے کوٹھی تجارتی قائم کر لی مگر اخراجات مین احتیاط مہمل مشاغل سے کنارہ اب کلکتہ مین بڑی آڑھت ہے بنارس مین ایک تجارتی کوٹھی ہے بھاگل پور جمال پور مین دوکانین ہین لاکھون پیدا کئے وکر رہے ہین مگر وہی مزاج وہی نیکدلی وہی محنت وہی جفاکشی جو پہلے تھی۔ یہ چشم دید واقعہ ہے اور خود اُنسے سنے ہوئے واقعات ہین۔

قسمت کا گلہ

ہے قصور اے دل ہماری آہ بے تاثیر کا کوتہی تدبیر نے کی کیا گلہ تقدیر کا

اکثر انسان ایسے دیکھنے مین آتے ہین جو خود کچھ نہین کر سکتے یا ایسا کام کرتے ہین جسمین فائدہ کی امید کم ہو بغیر سمجھے دا آخری نتیجہ پر غور کئے کسی کام مین روپیہ یا محنت صرف کیا

کرتے ہین اور چونکہ وہ کام یا مقام جہان کام شروع کیا گیا غیر مناسب ہوتا ہی یا طبیعت کو اس سے لگاؤ نہین ہوتا یا اس کام کے اصول سے ناواقف ہوتے ہین نفع کے عوض نقصان اوٹھاتے ہین اسوقت قسمت کا گلہ ہر شخص سے کیا کرتے ہین۔ اب قسمت پر بہروسہ اور قسمت کا گلہ یہ دو امر ایسے عام ہو گئے ہین جسکی حد نہین ضرورت سے زائد قسمت پر بھروسہ اور بلا سبب قسمت کا گلہ۔ چلتی ریل کے آگے آدمی لیٹ جائے اور پھیہ پھر جائے کوئی عضو کچل کر بیکار ہو جائے جب بھی قسمت ہی کا گلہ کیا جائے گا۔ اب یہ امر اسدرجہ عام ہو گیا ہے کہ ہر شخص اپنے افعال سے جو نقصان اوٹھاتا ہے قسمت ہی پر الزام دیا کرتا ہے۔

بعض طبیبون کو دیکھا طبی لیاقت اچھی ہے تشخیص مرض بھی کر لیتے ہین اُنکے علاج سے فائدہ بھی ہوتا ہے مگر محتاج جب پوچھو کہ مطب کیون نہین چلتا یہی جواب دین گے کہ قسمت بُری ہے اور بادی النظر مین معلوم بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ بد قسمتی سے طبابت کو فروغ نہین ہوتا طبی معلومات تشخیص مرض سب کچھ ہے لیکن ذرا غور سے کام لیا جائ اور گھری نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ حکیم صاحب مشیخت مآب ہین۔ اور کسی سے اس جملہ کو سنکر ایمان لا چکے ہین کہ یہ پیشہ محتاج الیہ ہے ہر ذی احتیاج رجوع ہوگا۔ اور کو شش کیجائے تو یہ بھی عیب معلوم ہوگا کہ حکیم صاحب بد مزاج اور بد دماغ بھی ہین۔ محنت بھی نہین کرتے ہین مریضون کی دلدہی کرنا یہ جانتے ہی نہین۔ اب علمی معلومات پر غور کیا تو یہ معلوم ہوا کہ پڑھے لکھے سب کچھ ہین مرض بھی پہچان لیتے ہین مگر دوائین نہین پہچانتے یہ نسخہ مین کچھ لکھتے ہین اور عطار دوسری دوا دیتا ہے یا تو مریض بغیر انکے دکھائے دوا پی لیتا ہے اور نفع کے عوض اور مرض بڑھ جایا کرتا ہے یا حکیم صاحب خود ہی دواؤن کو نہین پہچانتے اونکو دوا دکھلانا نہ دکھلانا سب یکسان ہے۔ ایسا طبیب کبھی فروغ نہین پا سکتا قسمت کو بُرا کہنا محض فضول ہے۔

اب رہا قسمت پر بھروسہ کرنا یہ امر کہ قسمت پہ کرنا چاہئے یا نہیں۔ ایک بحث طلب امر ہے اگر کوئی شخص قطعاً قسمت پر بھروسہ نہ کرے اور محض محنت ہی پر بھروسہ رکھے تو کیا ممکن ہے کہ وہ کامیاب ہو جاوے۔

یا کوئی شخص محض قسمت کے بھروسہ پر بیٹھا رہے اور کچھ نہ کرے تو کیا ہو سکتا ہے کہ بامراد ہو جاوے۔ ان دونوں متضاد امور میں الگ الگ دو پہلو معلوم ہوتے ہیں تقدیر پر بھروسہ کرنیوالے تدبیر کو برا اور اہل تدابیر مقدرات پر بھروسہ کرنے والوں کو مجبور کہا کرتے ہیں حالانکہ حقیقتاً دونوں ایک ہی امر ہیں اور ایک دوسرے میں کچھ تضاد ہی نہیں۔

پہلے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ قسمت یا تقدیر کیا شئے ہے وہ امورات جو ابتدا سے ایک شخص کی فطرت میں تھی عالم الغیب نے تحریر فرما دئے ایک فاسق یہ کہتا ہے کہ میری قسمت ہی میں یہ سب لکھا تھا جو ہوا حالانکہ غلط ہے خدا ایسا بے انصاف نعوذ باللہ نہیں ہو سکتا کہ خود ہی مجبور کرے کہ برا کام کرو اور خود ہی سزا دے اس سے خدا کے سب وعدے جو ابتک کام کرنیوالوں کو مخاطب کرکے کی گئی ہیں بیکار معلوم ہوتی ہیں۔

اس میں تقدیر دو قسم پر ہے ایک مبرم دوسرے معلق۔ تقدیر مبرم وہ ہے جو نہ ٹلے۔ مثلاً موت کا وقت یا اولاد کا ہونا یا نہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔ دوسری تقدیر معلق ہے وہ کام جو انسانی کوششوں پر منحصر ہے۔ اس میں خداوند کریم نے انسان کو ہر قسم کی قوتیں دی ہیں اگر انسان مقدرات مطلق میں ہاتھ نہ ہلائے تو سب قوتیں بیکار ہو جاتی ہیں یہ بحث میری اس کتاب کے مطلب کے خلاف چھڑ گیا اصل یہ ہے کہ تقدیر پر الزام دینا گویا کاتب تقدیر یعنی خدا کو جھوٹھا الزام دینا ہے۔ خدا کسی کی محنت کو ضایع نہیں کرتا محنت کا صلہ فوراً ہی دیتا ہے بشرطیکہ احتیاط سے کیجاوے اور خدا پر بھروسہ رہے اُس سے دعا مانگی جاوے نظام عالم کے موافق محنت ہو نہ خلاف اُسکے کام

وہ اختیار کیا جاوے جسکی ضرورت ہو۔ اور زمانہ کی رفتار کے موافق انسان چلے اگر خرچ زائد ہے تو محنت بھی زائد کرے بہرکیف اپنے اخراجات کا ذریعہ پیدا کرلے جب دنیا مین رہنے کے قابل ہو سکتا ہے ورنہ نہین۔

دنیا مین محض بے اختیاری سے بلا خواہش انسان پیدا ہوتا ہے اور بلا خواہش مرجاتا ہے کوئی شخص کسی کیواسطے کچھ نہیں کرسکتا جب تک وہ خود اپنے واسطے نہ کرے۔ مین اس تمہید کو حذف کئے دیتا ہون اور نفس مطلب لکھتا ہون۔

باب اوّل

اعزا کے ساتھ کیا برتاؤ ہونا چاہیے

جب توقع ہی اُٹھ گئی غالب — کیون کسی کا گلا کرے کوئی

دنیا مین ہمیشہ افراط و تفریط سے کام لیا جاتا ہے اور یہی ایک ایسی صورت ہے جس سے شکایتون کا موقع ملتا ہے فرض کیجئے ایک شخص کسی عزیز کے ساتھ بیحد احسانات کرے اور وہ عزیز اُسکے ساتھ کچھ نہ کرے تو اول الذکر کو شکایات کا موقع ملتا ہے ہر مجمع مین ہر موقع پر وہ اپنے احسانات کا ذکر بہت زور دیکے اور بہت بڑھا کے کیا کرتا ہے اور لوگون سے داد چاہتا ہے اُسکے ہمدم انہیں جلیس سوائے سر ہلا دینے کے اور دو ایک لفظ اُسکی تسکین کے کہدینے کے اور کچھ نہین کہتے اس سے وہ اپنے احسانات کو خود مٹا دیتا ہے جیسے ایک شخص ایک حوض گلاب یا کیوڑے سے بھرے اور اس مین پیشاب کے چند قطرے ڈالکر نجس و بیکار کرے حالانکہ قصور سب اُسی کا ہے نہ شخص آخر الذکر کا یہہ امر مسلمہ ہے کہ دنیا خود غرض ہے ایسے موقع مین یہ شکایت الاقارب کالعقارب غلط اور بے موقع ہے دوسرے وہ لوگ ہین کہ باوجود مرور مقدور ذی اختیار ہونے کے اعزا کے ساتھ کچھ نہین کرتے یہہ روکھا برتاؤ بھی کوئی پسندیدہ بات نہین ہے۔

خیر الامور اوسطہا جو امر درمیانی طریقہ سے اختیار کیا جائے وہ ہمیشہ مفید ہوا کرتا ہے جسکے ساتھ کوئی ہمدردی کیجائے یا کسی قسم کا فائدہ پہونچایا جائے وہ بلا غرض ہونا چاہیے اپنے ذہن مین پہلے ہی یہ رائے قائم کرلیجائے کہ ہمکو کسی سے کوئی امید نہ رکھنا چاہیے اور نہ کسی سے کوئی فائدہ پہونچے گا جب یہ رائے قائم ہو جائے اور کوئی شخص خلاف امید کسی احسان کے عوض فائدہ پہونچائے تو مسرت دوبالا اور دیرپا ہوگی۔ خصل یہہ ہے کہ بلاامید اپنے نفع کے کسی کو فائدہ پہونچانا اصلی ہمدردی بھی ہے نہ خلاف اسکے جب درمیانی طریقہ اختیار کیا جائے اور کوئی امید نہ رکھی جائے تو شکایت کا لفظ ہی بیکار ہوا جاتا ہے کبھی اسکا موقع ہی نہیں آنیکا چلئے قضیہ تمام ہوا۔

دنیا مین سیکڑون شکایتین اوسوقت ہوا کرتی ہین جب امید کے خلاف کوئی امر واقع ہو یہ خوب سمجھ لینا چاہیے کہ ہزار قریبی عزیز یا رشتہ دار کیون نہو اپنے نفع پر مقدم دوسرے کا نفع نہین سمجھ سکتا اگر اسکے خلاف کوئی مثال پائی جائے تو النادر کالمعدوم کا حکم رکھتی ہے۔

اب ایسی صورت مین جب انسان کسی عزیز سے امید نہ رکھے حالانکہ باپ بھائی اور بیٹی سے بھی تو دنیا مین وہ بالکل تنہا اور اپنے تمام امور کا بار اُسی پر ہوگا۔ ایسی مایوسی کی حالت مین اسکو خود خیال ہوگا کہ میرے مدد سوائے میری ذات کے کوئی نہین کرسکتا۔ اپنے واسطے کوشش کریگا اگر یہ خیال جاریا اور نتیجہ خیز کوشش مسلسل طور پر جاری ہے تو ایک وقت مین وہ اپنا کام خود چلالیجائےگا اور کسی کی شکایت کا موقع اسکو نہ ملیگا یہہ امر بالکل مسلمہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ذات سے زیادہ کسی کو عزیز نہین رکھتا باپ اگر بیٹے کو چاہتا ہے تو اسوجہ سے کہ وہ اُسکا بیٹا ہے انسان جسکے ساتھ محبت رکھتا ہے وہ محض اضافی ہوتی ہے نہ ذاتی ایسی صورت مین یہ بھی ضرور ہے کہ کوئی شخص اپنی ذات سے

زیادہ نہ کسی کو دوست رکہتا ہے نہ کسی کو فائدہ پہونچا سکتا ہے ہر شخص دنیا مین تنہا ہے اور تنہا ہی پیدا ہوا ہے اور تنہا ہی مریگا - مین اِس سے انکار نہین کرتا کہ کوئی بزرگ کسی کو فائدہ مطلقاً نہین پہونچاتا یا نہین پہونچانا چاہئے جو فائدہ پہونچاتے ہین اپنی نفع سے امید پر لیکن بلا امید اپنے نفع کے فائدہ پہونچانا چاہئے اصلی ہمدردی یہی ہے ایک شخص جو صاحب اثر ہو یا کسی عہدہ پر ہو اُسکو لازم ہے کہ اپنے اعزا کا خیال رکہے دامے درمے قدمے سخنے جو کچھ بن پڑے احسانات کئے جائین نہ اِس طرح کہ اپنے پاس سے کچھ دیا جائے بلکہ اس قابل بنا دئے جائین کہ دنیا مین وہ خود کچھ کر سکین آپ لوگ سمجھینگے کہ اِسکا لکہنے والا ایک خود غرض آدمی ہے بندہ پرور اس زمانہ مین دنیا خود غرض ہے جو اپنے واسطے رکھ لیا جائے وہ ہی آڑے پر کام آتا ہے کوئی کسی کے کام نہین آتا اور نہ کسی سے امید رکہنا چاہئے - اپنی ترقی کیواسطے خود کوشش کرو محنت سے کام لو دنیا مین کچھ ہو کے رہو ورنہ کوئی تمکو نہ پوچھے گا - اگر تم غریب رہوگے تمہارے ہی عزیز قریب تمہین بری نظرون سے دیکہینگے دنیا مین مالدار بنکے رہو کسی کو کچھ نہ دوگے جب بھی تمہاری عزت ہوگی روپیہ سب عیبون کو ڈھانک لیتا ہے اور مفلسی بے عیب کو عیب دار بنا دیتی ہے -

اے زر تو خدائی ولیکن بخدا ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

باب دوم

دوستون کیساتھ کونسا برتاؤ عمدہ ہو سکتا ہے

چاہئے اچھیون کو جتنا چاہئے یہہ اگر چاہین تو پھر کیا چاہئے

وہ زمانہ گذر گیا جب ایک شخص دوسرے کو دوست سمجھتا تھا عنقا تو نہین مگر ایسی مثالین بسین ضرور رہین کہ ایک دوست نے دوسرے دوست کے ساتھ وہ کام کئے

جو ایک بھائی دوسرے بھائی کیساتھ نہ کرسکتا تھا۔

اب صاحب سلامت سے کچھ ہی زیادہ مراسم بڑھ جانے پر دوستون کے رجسٹر مین نام درج کرلیا جاتا ہے زیادہ ارتباط بڑھا بے تکلفی ہوئی ایک دوسرے کے راز سے واقف ہوگیا بظاہر ہم نوالہ ہم پیالہ اور ذراسی بات مین کھٹک گئی تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ان تلون مین تیل ہی نہ تھا بلکہ ایک دوسرے کے جانی دشمن یہ غلط طور پر بھروسہ کرلینے کے نتائج ہین اور کچھ نہین۔

دوست بہ نسبت عزیز قریب کے بہتر غیر شخص ہے نہ کسی قسم کا لگاؤ نہ خون ملا ہوا اکثر دوست احباب غیر مذاہب کے ہوا کرتے ہین بعض چالاک اشخاص اپنی میٹھی میٹھی باتون سے اپنی طرز روش سے ایک عالم کو دوست بنا لیتی ہین اور بھولے آدمی اونپر بھروسہ بھی کرنے لگتے ہین لیکن پھر ضرور دیکھنے مین آتا کہ جو لوگ جلد دوست بن جاتے ہین ایک تو وہ کسی کے کام نہین آتی دوم اُنکی دوستی دیرپا نہین ہوتی۔

دوستی بھی دنیا مین ایک باوقعت شئے ہے بشرطیکہ اصلی ہو مجھکو اسکی ضرورت نہین ہے کہ دوست کی تعریف بیان کرون یا اُن صفائی کا تذکرہ کرون جو دوستون مین ہونا چاہیے۔ مجھکو اسقدر بیان کردینا کافی ہے کہ دوست جس سے مراد ہے وہ مثل عنقا کے معدوم ہین۔ اور معدوم شئے کی تلاش فضول ہے۔

اب رہے وہ لوگ جنسے ظاہری مراسم ہین یہہ بھی دو طرح پر ہین ایک وہ لوگ جو بلا غرض ملا کرتے ہین اور محض نیک نیتی سے بلا اپنی کسی قسم کی غرض کے دوسرے کو فائدہ پہونچانے کے واسطے اُس سے ملتے ہین ایسے اِنسان شاید بدقت تمام فیصدی ایک نکلین گے۔

فیصدی ننانوے ایسے دوست آپکو ملینگے جو اپنی غرض کیواسطے آپ سے دوستی کرتے ہین اور اونکا مطلب سوائے اِسکے اور کچھ نہین ہوتا کہ اپنا کام نکالنے کیواسطے

آپ سے ملتے ہین اور انبساط و نسبت بڑھا کر اپنی غرض حاصل کر لیتے ہین علی العموم یہہ بیان کیا کرتے ہین کہ فلان شخص سے میری ملاقات ہے مجھے بھروسہ ہے کہ وہ ضرور میرا کام کر دیگا اور اگر اُنسے کوئی غرض اپنی بیان کیجاے تو صاف کان پر ہاتھ رکھکر الگ ہو جاوینگے ایسے دوست کے ملنے سے نہ ملنا اچھا ہے اُنسے سواے نقصان کے فائدہ ہو ہی نہین سکتا - بعض ایسے لوگون مین یہہ بھی بات ہوتی ہے کہ کام نکل جانے پر اوروں کے سامنے فخریہ بیان کرتے ہین فلان شخص سے بے وقوف بنکر اپنا کام کس طرح نکال لیا اور اوسکو کرتے ہی بن پڑا -

ایک اور قسم کے دوست دنیا مین پاے جاتے ہین یہ تیسری قسم ہے اور سب سے مہمل و خراب ہے چند قسم کے ایسے بھی آدمی آپکو ملینگے جو بلا غرض آپکے دوست ہو جاتے ہین یہ وہ لوگ ہین جو بالکل نکمے اپنا وقت ضایع کرنیوالے نکمے بے فکرے محض دل بہلانے کی غرض سے آپ سے ملا کرتے ہین اور آپ بحیثیت اُنکے دل بہلانے والے کے ہوتے ہین اسطرح کے لوگون کو تیسری قسم مین داخل کرنے کا یہہ سبب ہے کہ وہ نہ اپنی کام کے نہ دوسرے کے کام کے دین دنیا دونون سے آزاد محض بے فکرے ایسے لوگون کی صحبت سے سواے وقت ضائع ہونے کے اور کچھ حاصل نہین -

اب چند اقسام کے دوست اور رہ گئے ہین -

ریل کے دوست دُور دراز کا سفر ہے دن بھر یکجا بیٹھنے مین ملاقات ہوگئی خط لکھنے کے وعدے ہوگئے اقرار ہوگئے سب حد تکلفات صرف ہوئے مگر یہ وقتی دوستی ہے -

شراب خانے کے دوست دو ہی ایک جام کے بعد آپس مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ برسون کے ملاقاتی ہین نشہ بڑھا تو آپس مین جوتا چل گیا - نشہ اوترا دوستی گئی -

اوباش دوست جو خود بھی خراب دوسرے کو بھی خراب کرنے والے اِنکے جلے ایسے سحر آمیز ہوتے ہین کہ بہت جلد لوگون کو مسخر کر لیتے ہین اور مسخر کیا صرف ایسے لوگ ہوا

کرتے ہین آپ سمجھین کہ اسنے میرے ساتھ سلوک ایسا حالانکہ وہ سلوک نہین ہے بے جنسی کیحالت مین غش بے اختیاری سے یہ امورات واقع ہوتے ہین اور اصلیت کچھ بھی نہین

زود رنج دوست - ایسے اشخاص بھی بہت دیکھنے مین آئینگے کہ جتنی جلد وہ دوست ہو جاتے ہین ویسی جلد ناراض بھی ہو جاتے ہین مگر ایسا شخص دوبارہ پھر بھی ملتا ہے اور نقصان جو ہو چکا ہے وہ دیرپا نہین ہوتا -

کینہ پرور دوست ایسے اشخاص نہایت خطرناک ہوتے ہین جب دوستی نہین رہتی یا جو بات انکے خلاف ہوتی ہے اسوقت چپ چاپ ہو جاتے ہین اور موقع پر اسکا بدلہ نہایت سختی سے ایک زمانہ کے بعد لیا کرتے ہین -

بے مروت دوست - دوسرے کو امیدوار کرکے بھروسہ دلاکے گلا کاٹنے والے

بے وفا دوست - ایسے بدطینت دوستون کو کہتے ہین جو عین وقت پر دغا دیتے ہین اور طوطا چشمی انکی سرشت مین ہوتی ہے -

خود غرض دوست جو محض اپنے ایک یا چند غرض کیواسطے ملتے ہین اور غرض نکلجانے پر پھر نہین ملتے -

بے حیا دوست - دوست کا مال کھا جائین غبن کرلین امانت مین خیانت کرین برا بھلا کہنے کا رنج نہ کرین -

متکبر دوست - ملتے تو ہین مگر اپنے کو لئے دئے ہوئے دوست کو حقیر نظرون سے دیکھنے والے ایسے انسان خطرناک کم ہوتے ہین -

متلون دوست - ملے تو ایسے ملے جیسے شکر مین گھی اور نہ ملے یا برائی کرنے لگے تو دشمنون سے بڑھکر - متلون دوست کی محبت اگر اصل بھی ہو جب بھی قابل بھروسہ کے نہین ہے سوائے نقصان کے اسنے فائدہ نہین ہو سکتا -

مسخرہ دوست انکا کام سوائے تمسخر کے کچھ نہین ہوتا - پھبتی کہدی کسی کو بنالیا اپنی

انسانی سے بس جو چاہا کرلیا۔ کام نکالا اور الگ۔

خود رای دوست۔ اگر انکی راے پر عمل کیجئے تو نقصان او تہاے نہ عمل کیجئے انکی دوستی سے ہاتھ دھو ڈالئے۔

مین کہانتک لکھون سیکڑون اقسام ہین میری کتاب محب صادق مین ملاحظہ فرمائیے۔

اول تو کسی سے مراسم دوستانہ زائد نہ بڑہاے جائین اگر بڑھ جائین تو یہ خیال کرلینا ضرور ہے کہ کیسا شخص ہے اگر ہر قسم کی جانچ کے بعد معلوم ہو کہ ملنے کے قابل ہے تو ایک حد مقرر کریجاے ورنہ ایسے شخص کے ملنے سے نہ ملنا اچھا۔

ہمدردی کا یہ اقتضا ہے کہ اگر کسی کا کوئی کام نکل سکے تو نکالدیجے مگر باغرض اور بلا امید اپنے نفع کے خلا ملا زیادہ بڑہانا اور اپنی ترقی کو روکنا اچھا نہیں اسواسطے خلاف عقل ہے۔

ایسے اشخاص آپ اکثر دیکھینگے جو نہ خود ترقی کرتے ہین نہ انکا خیال ہے کہ دنیا کیونکر ترقی کر رہی ہے شطرنج یا گنجفہ کھیلنے کیواسطے آیا کرتے ہین مناسب ہے کہ بجای ایسے لوگون سے ملنے کے کوئی کتاب ملاحظہ فرمائین۔

مین یہ نہین کہتا کہ آپ کسے سے نہ ملین ضرور ملین مگر تھوڑی دیر کے واسطے امید کسی سے نہ رکھیئے سوای اپنی کوشش و اپنی ذات کے جو آپ اپنا فائدہ کر سکین گے آپکے دوست نہین فائدہ پہونچائین گے آپکا وقت ضائع کرینگے اور چلتے پھرتے نظر آئین گے۔

باب سیوم

بخیل و مصرف

قدم از حد منہ برون نادان　　خیر ہر امر اعتدال بود

یہہ دو متضاد لفظ ہین اور یہی کہ ایک دوسرے کے ضد واقع ہوا ہے بخیل سے مراد وہ شخص ہے جو روپیہ ہوتے ہوئے بہ نہایت تکلیف سے بسر کرے نہ خود کھاے نہ اسپنے

متعلقین کو پیٹ بھر کھانے سے روپیہ جمع کر کے رکھے اور مر جائے۔ ایسا شخص تحویلدار یا امانتدار کی حیثیت رکھتا ہے سوا روپیہ کمانے اور جمع کرنے کے کسی کو فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔

جو شخص اپنی ذات کو فائدہ نہ پہونچائے اُس سے کسی کو فائدہ نہیں پہونچ سکتا مگر ایسے لوگ بھی دیکھنے میں آتے ہیں جو اپنی ذات کیواسطے بخیل اور دوسروں کیواسطے سخی ہوا کرتے ہیں ایسے لوگ ہزار میں ایک ہوتے ہیں

بخیل سے قوم ملک بلکہ اُسکی ذات تک کو روپیہ کا نفع نہیں پہونچتا صرف کمایا و ایسا ہی رکھا رہا اور مر گئے۔ ہاں یہ ضرور ہے اِسکے پس ماندہ لوگ نفع اُٹھاتے ہیں جو اسکی جائداد کے وارث ہوا کرتے ہیں مصرف وہ لوگ ہیں جنکو اس زمانہ میں سخی کہتے ہیں حالانکہ انکا درجہ بخیل سے زیادہ ہے مصرف روپیہ کی قدر نہیں کرتا دولت کو فضول اور بیکار امور میں کہیں صرف نام کیواسطے کہیں بیجا مشاغل میں کہیں خوشامدی دوستوں کیواسطے صرف کیا کرتا اور اپنی اِس حالت پر ناز کرتا ہے

ایسے آدمیوں کے مال سے سوائے مفت خوروں کے اور کسی کو فائدہ نہیں پہونچتا۔ ملک اور قوم کیواسطے ایسے انسان بخیل سے زیادہ دشمن ہوا کرتے ہیں کسی رفاہ عام کے کام میں وہ کچھ صرف نہیں کرسکتے ہمیشہ زیر بار قرضدار رہتے ہیں صرف کریں تو کہاں سے خوشامد پسند طبیعت ہو جاتی ہے چند خشک جملے شکریہ کے سنکر انکو خوشی نہیں ہو سکتی۔

ان دونوں میں موازنہ کرنے کے بعد یہ رائے قائم ہو سکتی ہے کہ مصرف سے بخیل اچھا ہے بخیل کا جمع کیا ہوا کبھی کسی کو فائدہ دیگا مگر مصرف کے مال کی بخزی ہو کر صرف ہو جائینگے اور کسی کو نفع نہیں پہونچنے کا۔

خیالات نے صورت پیدا کرلی اور اب وہ صورت یقینی ہو گئی۔ نیک چلن اور خوش رویہ انسان بھی بخیلوں میں داخل کرلئے گئے۔ محض اس وجہ سے کہ خوشامدی اور دریوزہ گرد مسخروں کو وہ کچھ نہیں دیا کرتے انکا ہر کام اندازے سے ہوتا ہے جو صرف کرتے ہیں

ضرورت مین سوچنے کے بعد صرف کرتے ہین اُنکا روپیہ قوم کو اُنکے اعزا کو اُنکی ذات کو فائدہ پہونچاتا ہی مصرفین سے لاکہ درجہ وہ اچھے ہین جسنے سونے مولوی واعظ درویش یا نقال یا بازاری عورتین یا مسخرے خوشامدی اشخاص جنکا وجود دُنیا مین بیکار ہے جنھون نے ہزارون گہر خاک مین ملادیے بادشاہت تباہ کردی ملک برباد کردیا وہ ضرور بُرا کہینگے مگر قوم کو ملک کو ایسے لوگون سے فائدہ ہوگا۔ رفاہ عام کے کامون مین انکا روپیہ صرف ہوگا اور ایسے لوگ اس قول کے مصداق ہین کہ روپیہ صرف کرنے کی جگہ صرف کیا کرتے ہین۔ اب ضرورت اسکی ہے کہ کل قوم و ملک کے سربرآوردہ متمول اشخاص اس عمدہ طریقہ کو اختیار کرین اور چندہی سال مین اپنے ملک کے لوگون کی دستگیری کرین یتیم خانہ مدرسہ صنعت و حرفت کے کارخانہ کھولین مشترکہ سرمایہ سے کام کرین سیکڑون بلکہ ہزارون مخلوق خدا کام کرکے مزدوری پائیگی ہم خرما ہم ثواب انکی دولت بڑہے گی ملک کی مفلسی رفع ہوگی۔

باب چہارم

سچائی سے ترقی کرو

راستی موجب رضای خداست   کس ندیدم کہ گم شدہ از رہ راست

روپیہ پیدا کرنا دو طریقہ سے ہوا کرتا ہے ایک سچائی سے محنت کیجاے۔ دوسرے لوگون کو دھوکہ دفریب دیکر روپیہ کمایا جاے۔

جو لوگ دوسرونکو بلکہ ایک عالم کو فریب دیکر روپیہ پیدا کرتے ہین اس مین شک نہین کہ جلد روپیہ کما لیتے ہین لیکن قلعی کھل جانی سے ذلیل بھی اچھی طرح کئے جاتے ہین فریب سے روپیہ پیدا کرنا علاوہ مخدوش وخطرناک ہونے کی اخلاقی طور پر بھی مُضر ہے بعض اشتہار دینے والے صاحبون کو دیکھا گیا کہ نہایت بے رحمی سے اپنے ہی ملک کے لوگون کو بجاے اسکے

کہ فائدہ ہو بجائے کمل ڈالکر اوڑھتے ہین اور اپنی چکنے الفاظ سے ایک عالم کو دھوکھا دیتے ہین ان مین سے بعض اشخاص نے سزا بھی پائی اور قانون شکنجے مین کسے بھی گئے مگر پھر کیواسطے عزت اور وقعت ذخیرہ بانہ کیا بجائے ترقی کے تنزل کے آخری درجہ مین پہونچ گئے کیا ایسے لوگ جو غلط امور کو صحیح باور کراتے ہین یہ نہین خیال کرتے کہ ہمارا رفعت ٹھگون سے زیادہ نہین ہے ٹھگ گلا گھونٹ کر روپیہ کماتے ہین اور ہم گھر بیٹھے ٹھگ کا کام کرتے ہین ایرعلی ٹھگ کی ہسٹری سے عام انڈیا کے لوگ واقف ہین وہ طریقہ اگر مسدود ہوا تو یہہ دوسرا طریقہ اختیار کیا گیا۔ مین اشتہار دینے والے حضرات کا مخالف نہین ہون مگر اُن لوگون کا ضرور مخالف ہون جو لمبے چوڑے وعدے کیا کرتے ہین اور کچھ نہین جانتے۔ جو نہ حکیم ہے نہ ڈاکٹر ایک فہرست کی فہرست چھپوا دی اور لگے روپیہ کمانے ترقی کے یہ معنی غلط نہین ہین بلکہ ترقی اُسے کہتے ہین کہ ہمیشہ صاف طرح سے روپیہ پیدا کیا جاوے قوم اور ملک کی خدمت کیجاوے۔

نوٹ مین نے اپنا خانگی ایک رجسٹر بنایا ہے اور اپنی یا اپنی دوست احباب کے نام سے اشتہار دینے والے صاحبون کے پاس سے کچھ چیزین یا دوائین منگوائین اور اگر وہ سچی ثابت ہوئی تو اُس خانہ مین ورنہ غلط اشتہار دینے والون مین انکا نام لکھ لیا۔

مین ایک زمانہ مین پبلک کو بتادونگا کہ کسقدر دھوکھا اُنکو دیا جاتا ہے میرے پیارے ہندو اور مسلمان بھائیو جو کام کرو سمجھہ کر کرو برائے خدا روپیہ لیکر اپنی عزت تو نہ فروخت کرو۔ ایسے نام پیدا کرنے سے گمنام اچھا ہے کہ لوگ غیبت مین گالیان دین۔ صداقت سے جو روپیہ کماؤگے وہ آپکے محنت کی پونجی ہے اُس سے پھل پائے گا اور آغاز سے انجام اچھا ہوگا۔

تیسری تجویز اگر آپ حکیم ڈاکٹر ہین ہیں اپنی مجربات کو یکجا کیجئے اور کم سے کم ایک مجرب دوا کو سو آدمیون پر آزمائیے اگر فیصد نناوے اچھے ہوجائین اُسوقت آپ اشتہار

دیجیے مگر یہ ضرور خیال رہے کہ ایک دوا ہر شخص کو فائدہ نہین کر سکتی اسباب مرض جدا گانہ ہوا کرتے ہین۔

اب آپ بجاے دس دواؤن کے صرف ایک ہی کا اشتہار دین تو جن لوگون کو فائدہ ہوگا وہ خود شکریہ مین خریدار بہم پہونچائین گے یا تجارتی اشیار مین نیا یہ جانچ کر کم نفع پر مال روانہ کیجیے آٹھ دس کمپنیون مین سے بمبئی کی ایک کمپنی کی راست بازی کا مین ابتک قائل ہون اور چار سال سے مین اور میرے احباب اُسی سے ہر ضروری شے منگواتے ہین اُسکی بجائی نے مفت مین مجھسے ایجنٹ کا کام لیا اور جبتک سچائی رہی مین اُسکی راست معاملگی کا مشکور رہونگا۔

باب پانچوان

موہوم امید۔ و سچی امید۔

درمیان درم و عکس درم فرق بود   نظر غور در آئینہ دل می باید

خیالات کو بڑی وسعت ہے خالی میدان ہین جہانتک جی چاہے چلے جایے کبھی کنارہ نہین ملیگا اسکی خوشگواری دلچسپی تھوڑی دیر کے واسطے ایسا اپنا مفتون کر لیا کرتی ہے کہ سوچنے والون کو اُسوقت اپنی کامیابی کا یقین ہو جاتا ہے ایسے لوگ زیادہ تر کاہل اور مجہول ہوا کرتے ہین کبھی وہ خیالی طور پر بادشاہ ہو جاتے ہین کبھی بڑے مالدار تاجر بن جاتے ہین لیکن جب اصلی اور موجودہ حالت یاد آجاتی ہے اور اس خیالی باغ سے کنارے ہوتا ہوتا ہے تو یاس دنا امیدی غربت افلاس ایک ایک عجیب ہیبت ناک صورت سے ظاہر ہوتے ہین ایسے لوگون کا زیادہ تر وقت انہین فضول خیالات مین صرف ہوا کرتا ہے۔ محنت کی عادت جاتی رہتی ہے۔

سچی امید

اب دوسری امید کوشش اور محنت کے بعد نتیجہ ظاہر ہونے کی ہوتی ہے مثلاً ایک شخص نے محنت کی اور امتحان دیا اب ریزلٹ شائع ہونے کی امید سچی امید ہے وقس علی ہذالبواقی۔

باب ششم

ذاتی و اضافی عزت

ہر غیور آدمی عزت کا خواہاں ہوا کرتا ہے لیکن یہ بھی دو طور پر ہے ایک ذاتی عزت ایک اضافی

اکثر اشخاص ایسے دیکھنے میں آتے ہیں جو اضافی عزت پر پھولے نہیں سماتے باپ بھائی یا کسی عزیز اقارب کی وجہ سے جو کسی عہدہ پر ممتاز ہے عام لوگ اسکو بھی عزت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ مگر بظاہر اور دل میں یہ خیال کئے رہتے ہیں کہ شل ہر سے یہ بھی ایک عام شخص ہے ایسی عزت پر بھروسہ کرکے خوش ہونا تھوڑا سا حمق ضرور ہے۔

عزت وہی ہے جو ذاتی ہے

اصلی عزت جو اپنی کوشش سے پیدا کیجاے یا جس سے لوگ اُسی با وقعت سمجھنے لگیں یہہ ذاتی عزت ہے اور اُسکی قدر بھی کیجاتی ہے۔ کوشش ایسی رہے کہ ذاتی عزت حاصل ہو۔ جس درجہ کے حاصل ہوجاے اس میں اور اضافی عزت میں وہی فرق ہے جو اصلی سونے کے زیور اور ملمع کئے ہوئے زیور میں۔

باب ہفتم

طرز معاشرت

ہر سنجیدہ انسان کا بھلا یہہ فرض ہے کہ اپنی طرز معاشرت کو درست کرے ہر انسان دُنیا بھر میں تنہا ہے ہر شخص اوسکو عیب بینی کی نظر سے دیکھتا ہے نیک

نامی بہت مشکل سے حاصل ہوتی ہے اور بدنامی بہت بلد ہوجایا کرتی ہے عام اس سے کہ اوسکی اصلیت کچھ بھی نہو۔

ہر انسان کو دو کام ہوا کرتے ہین ایک روپیہ پیدا کرنا دوسرے اُسے صرف کرنا پھلا کام بہ نسبت دوسرے کام کے آسان ہے روپیہ صرف کرنے کا طریقہ بہت مشکل ہے حالانکہ ہر شخص صرف کیا کرتا ہے۔ روپیہ ہمیشہ ضروری اور غیر ضروری دونون امور مین صرف ہوا کرتا ہے بعض اوقات فضول اشیا کی خریداری یا مجمع احباب مین نام آوری کیواسطے بھی صرف کیا جاتا ہے یہ بھی دیکھنے مین آیا کہ بڑے خراج آدمی ضروریات کے واسطے بعض وقت محتاج نظر آتے ہین اور قرض کیواسطے ساہوکارون کے آگے التجا کرتے ہین

مصارف آمدنی کے ساتھ بڑہتے جاتے ہین اور ایک شخص جو دس روپیہ کے ماہانہ آمدنی مین پچاس کا قرضدار ہے سو کی آمدنی مین ہزار روپیہ کا قرضدار ہوجاتا ہے یہ غیر محسوس بلا ہر شخص کے ساتھ ہے۔

مصارف کے واسطے شاید یہ اصول فائدہ مند ثابت ہو ہر شخص اپنا روزانہ کا حساب لکھا کرے ایک سال گذرنے کے بعد جانچے اور غور کرے کہ اس سال مین ضروری کامون مین کسقدر صرف ہوا اور فضولیات مین کسقدر۔ ضروری مدات الگ کرے اور اوسپر مستحکم ہوجائے دوسرا سال ختم ہونے پر ایک نظر اور ڈالے توا سمین بھی بعض مدین فضول معلوم ہونگی۔

دوم اپنی آمدنی کا اندازہ صحیح کرے اور نصف سے زائد صرف نہ کرے نصف پس انداز کیا کرے تھوڑے زمانہ مین سرمایہ حسب حیثیت ہر شخص کے جمع ہوجاوے گا اُس سے کسی تجارتی کوٹھی مین شریک ہوجاوے یا بذاتہ تجارت ہی کرے اب اصول تجارت کے واسطے میری کتاب (اصول تجارت) ملاحظہ فرمائے اسمین گنجائش

بین تجارتی نفع اصل میں شامل کرے اور اپنی قدیم آمدنی سے بہت بدستور کرتا رہے پانچ سات برس میں متمول نہو گا تو متوسط درجے کا امیر ضرور ہو جائیگا:

اپنے عزیزاقارب کے ساتھ درمیانی برتاؤ رکھے دوست آشنا سے اتنا ہی کرے جتنا ہمیشہ نبھ جاے. شادی بیاہ یا کسی تقریب میں اوسیقدر صرف کرے جسقدر کہ ضرورت ہے بیکار روپیہ واہ واہ سننے کے واسطے ضائع نہ کرے ملاحظہ ہو (اصول تقریب) مؤلفہ مصنف سادگی سے زندگی بسر کرے دیانت وامانت داری سے رہے محنت کا عادی ہو دشمنی کسی سے نہ کرے دنیا میں کیونکہ بزدل عزیز نہیں ہوتا اور کیسے ترقی نہیں کرتا۔

جو کام کرے پہلے اسکے ہر پہلو اچھے و بُرے پر نظر ڈال لے مقام و کام یا پیشہ مناسب ہو ان تمامی امور کو اچھی طرح غور کرنے کے بعد جو کام کرے اور کوشش برابر جاری رہے ضرور فائدہ حاصل ہو گا

اپنا کام اپنے سے خوب ہوتا ہے اور سہی بھی ہی اگر بضرورت اپنا کوئی کام دیانت دار منیب کے آپ سپرد کریں تو مہربانی کرکے روزانہ یا ہفتہ وار جانچ ضرور لیا کریں اور حساب جانچتے وقت منیب یا منیجر آپکا سمجھ لے کہ اگر ذرہ بھر بھی غلطی ہوئی تو مالک ہرگز معاف نہیں کریگا۔

خاتمہ

گر نباید بگوشش رغبت کس
بر رسولان بلاغ باشد و بس

حضرات مجھے کوئی حق نہین کہ آپ لوگون کو اسپر عمل کرنے کی تکلیف دون۔ ملک کی خراب حالت دیکھکر جی دکھتا ہے اگر عمل فرمائے گا تو انشا اللہ ضرور فائدہ ہوگا جہان تک ملک کا افلاس رفع ہوگا اور ہندو مسلمان بھائی اچھی حالت مین رہن مین سمجھون گا کہ میری دلی مراد برآئے

محمد بشیر
وکیل لکھنوی
از ضلع اورنگ آباد۔ دکن

اشتہار

صالحہ

جلد اول

یہ نہ کوئی پھڑکتا ہوا ناول ہے نہ دلچسپ فسانہ ایک پاکدامن عورت کی سوانح عمری اور عورتوں کے اخلاق درست کرنیکا ضابطہ ہے۔ طرز معاشرت۔ باہمی برتاؤ۔ وقت کی قدر۔ محنت۔ محبت۔ قناعت۔ رضا۔ شوہر کے ساتھ کونسا برتاؤ مفید ہوسکتا ہے۔ مناسبات امور خانہ داری۔ سفر کے مصائب۔ سچی ہمدردی۔ عمدہ خیالات کا عمدہ اثر۔ سفر حج وغیرہ وغیرہ۔ مضامین درج ہیں۔ قیمت ۸؍ کلدار۔

سلیمہ

جلد دوم

شریف عورتوں کو کیا کرنا چاہیے۔ مرد گھر کو نہیں درست کرسکتا۔ عمدہ تعلیم کا عمدہ اثر۔ ایک تعلیم یافتہ عورت تمام کنبہ کو درست کرسکتی ہے۔ کمینہ عورتوں کے تعلقات سے خراب نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ عورتوں کے مدارج کی چار تقسیم۔ ہر سن و سال کی عورت کو کیا کرنا چاہیے۔ انتظام خانہ داری کا سچا فوٹو۔ سلیمہ کی تدابیر سے کل گھر کا جہل دور ہونا عملی ترکیبیں۔ سچا واقعہ۔ قیمت ۸؍ کلدار

عارفہ۔ جلد سیوم۔ قیمت ۸؍ کلدار

زاہدہ۔ جلد چہارم۔ قیمت ۸؍ کلدار

انسان کیونکر ترقی کرسکتا ہے۔ قیمت ۴؍ کلدار

المشتہر

محمد بشیر الدین وکیل۔ قادر آباد ضلع اورنگ آباد۔ دکن

٢٩٧٤٨٣

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

٦٥٣٣

ب ـ ی

۸۳ / ۲/۷۹

رفتار زمانہ

۲۳۱

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ [illegible]

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ [illegible] کتابیں [illegible]

۳۔ طلباء [illegible] کتابیں [illegible]

۴۔ مدت مقررہ [illegible] کتابیں [illegible]

۵۔ کتب خانہ کی کتاب [illegible] لازم ہے۔

۶۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible]

۷۔ قلمی نسخے [illegible] کتابیں [illegible]